41833 ـ آپ كا حج قبول كيسے ہو گا ؟

سوال

ان شاء اللہ حج كى قبوليت كے ليے مسلمان كو كونسے اعمال كرنا ضرورى ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

" قبوليت حج كے ليے مندرجہ ذيل عمل كرنا ضرورى ہے:

حج خالصتا اللہ تعالى كے ليے ہو اور اسے اخلاص كہا جاتا ہے، اور يہ كہ حج نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے طريقہ كے مطابق ہونا چاہيے، جسے اتباع اور پيروى كا نام ديا جاتا ہے، اور پھر كوئى بھى عمل صالحہ اس وقت تك قبول نہيں ہوتا جب تك اس ميں دو اساسى اور بنيادى شرطيں نہ پائيں جائيں:

ايك تو اخلاص اور دوسرى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى اتباع اور پيروى كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور انہيں تو حكم ہى يہى ديا گيا ہے كہ وہ اس كے ليے دين كو خالص كرتے ہوئے صرف اللہ تعالى كى عبادت كريں، اور نماز كى پابندى كريں اور زكاۃ ادا كريں اور يہى مضبوط دين ہے البينۃ (5)

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اعمال كا دارومدار نيتوں پر ہے، اور ہر شخص كے ليے وہى ہے جو اس نے نيت كى ہو "

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے ہمارے اس معاملہ (دين) ميں كوئى ايسا كام ايجاد كيا جو اس ميں سے نہيں تو وہ مردود ہے "

حاجى كے ليے سب سے اہم يہى چيز ہے جس پر اسے اعتماد كرنا واجب ہے كہ وہ اخلاص اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى اتباع اور پيروى كرے اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنے حج ميں فرمايا تھا:

" مجھ سے اپنے مناسك لے لو"

اور حج کی قبولیت والے اعمال میں یہ بھی شامل ہے کہ حج حلال مال سے کیا جائے، کیونکہ حرام مال کے ساتھ حج کرنا حرام اور ناجائز ہے، بلکہ بعض علماء کرام کا تو کہنا ہے کہ:

اس حالت میں حج صحیح نہیں ہو گا.

اور بعض کہتے ہیں:

جب تم ایسے مال سے حج کرو جس اصلا حرام کا مال ہو تو پھر تم نے حج نہیں کیا لیکن اونٹ نے حج کر لیا.

اور ان اعمال میں یہ بھی شامل ہے کہ اللہ تعالی کے منع کردہ امور سے اجتناب کیا جائے:

فرمان باری تعالی ہے:

حج کے مہینہ معلوم ہیں لہذا جس نے بھی ان مہینوں میں حج فرض کر لیا تو حج میں نہ تو بیوی سے مباشرت اور بے ہودگی اور فسق و فجور ہے اور نہ ہی لڑائی جھگڑا البقرة (197).

اس لیے اسے حج میں ہر اس چیز سے اجتناب کرنا ہو گا جو اللہ تعالی عمومی طور پر حرام كي ہیں، مثلا فسق و فجور اور نافرمانی، اور حرام اقوال و افعال، اور لہو لعب اور موسیقی کے آلات کا استعمال، اور اسی طرح اسے خصوصا حج میں حرام کردہ اشیاء سے بھی اجتناب کرنا ہو گا مثلا: رفث یعنی بیوی سے ہم بستری کرنا، سر منڈانا، اور احرام کی حالت میں جن اشیاء کے پہننے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے اجتناب کرنا، یعنی عام عبارت میں اسطرح کہ احرام کی تمام ممنوعہ اشیاء سے اجتناب کرنا.

اور حجاج کرام کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے مال اور عمل میں نرمی اور سہولت اختیار کرے، اور بقدر استطاعت اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ احسان اور اچھا برتاؤ کرے، اور مسلمانوں کو ایذا رسانی سے اجتناب کرنا اس پر واجب ہے، چاہے وہ مشاعر مقدسہ میں ہو یا پھر بازاروں میں، اور اسی طرح اسے طواف اور سعی والی جگہ میں ازدھام کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے اور جمرات پر بھی ازدھام کا باعث نہ بنے.

یہ وہ امور ہیں جو ایك حاجی کو کرنے چاہیے یا جو ایك حاجی پر کرنے واجب ہیں، اور یہ سب کچھ اس طرح ہو سکتا ہے کہ:

انسان اہل علم کی صحبت اختیار کرے تا کہ وہ اسے اس کا دین یاد کراتا رہا، اور اگر کسی عالم دین کے ساتھ حج کرنا میسر نہ ہو سکے تو پھر اسے حج سے اہل علم کی وہ کتابیں پڑھنی چاہیں جو ثقہ اور صحیح ہیں، تا کہ وہ حج بصیرت پر کر سکے. انتہی

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین رحمہ اللہ (21 / 20).

واللہ اعلم .